خوشحالی کا راز

حرص و طمع یا قناعت و صبر؟

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ

عن انس قال قال رسول الله ﷺ قال لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی وادیا ثالثا ولا یملاء جوف ابن آدم الا التراب ویتوب الله علی من تاب۔(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ابن آدم (انسان) کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی تلاش کریگا اور ابن آدم (انسان) کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

یعنی جیتے جی کوئی آدمی بھی سیر نہیں ہوسکتا اگر ایک مربع زمین کا مالک ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ساتھ والا دوسرا قطعہ اراضی بھی مجھے مل جائے اگر ایک فیکٹری ہے تو کوشش کریگا کہ ایک اور فیکٹری کا مالک بن جاؤں اگر ایک صوبے کا حکمران ہے تو پورے ملک پر حکمرانی کیلئے مارا مارا پھرے گا اگر ایک محکمہ کا سربراہ (خواہ چیف آف آرمی سٹاف ہی کیوں نہ ہو) ہے تو نہ صرف کہ کوشش کریگا بلکہ تمام تر اخلاقی وقانونی اقدار پامال کر کے بھی چیف ایگزیکٹو بن کر تمام محکموں کی سربراہی اپنی جیب کی زینت بنانے کا حریص ہوگا۔ اگر انسان کا بس چلے تو یہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت پر بھی ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کرے۔ العیاذ باللہ، انسان کے حرص و لالچ کی ایک مثال حدیث مبارک میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ماذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدینه (جامع ترمذی جلد ۲ ص ۶۲)

دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دے جائیں تو وہ اس قدر تباہی و بربادی نہیں کرینگے، جس قدر مال اور شرف کی حرص انسان کے دین کو تباہ کر دیتی ہے۔

غور کیجئے اس وقت بھی دین اسلام اور دینی اقدار کا جو حشر ہو رہا ہے وہ سب مال کی محبت اور ہوس اقتدار کا ہی نتیجہ ہے کہ اس نفس امارہ و طاغوت کی درندگی کے ہاتھوں کس طرح اسلام کی چادر کو تار تار کیا جا رہا ہے۔

معیشت کے نام پر کبھی اپنے ہی بھائیوں کا خون بہایا جاتا ہے اور کبھی سب سے، پہلے پاکستان کا نعرہ لگا کر ان لوگوں سے لاتعلقی کا برملا اظہار کیا جاتا ہے کہ جن سے متعلق ناطق وحی پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

المسلم اخو المسلم

کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

دولت کمانا معیشت کو مضبوط کرنا اور مادی وسائل کی تسخیر کیلئے تگ و دو کرنا کوئی برائی نہیں مگر دین ایمان اور اخلاقیات کی قربانی دیکر اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کے خون اور ہڈیوں پر معاشی عمارت تعمیر کرنا تو کسی لحاظ سے بھی قابل تحسین نہیں۔

برادران اسلام اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ایمان دین اور عزت نفس محفوظ رہے تو اس کا یک ہی حل ہے کہ ہم سب قناعت پسند ہوں۔ صبر و شکر کی خوبی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھیں اور دنیا کو کسی صورت بھی دین پر ترجیح نہ دیں۔

اگر ایسا ہو جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق انسان کو دنیا والوں سے بے نیاز کر دیگا اور اس کی دنیا بھی آسانی سے اور بہتر گزرے گی اور آخرت بھی بہتر ہو جائیگی۔

ان شاء اللہ۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار۔